

از عدالت الاعظمیٰ

بنگلور وولن، کاٹن اینڈ سلک ملز کو۔ لمیٹڈ، بنگلور

بنام

کارپوریشن آف بنگلورسٹی بذریعہ کمشنر، بنگلورسٹی

(منسلک اپیل کے ساتھ)

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

میونسپلٹی _ آکٹروئی _ لیوی اور حتمی لیوی لگانے کا ارادہ رکھنے والی قرارداد، اگر علیحدہ اشاعت ضروری ہو _ تکنیکی طور پر ناقص، اگر اس کی توثیق کی جاسکتی ہے _ شیڈول میں ذکر نہ کی گئی اشیاء کی وضاحت کرنے کا اختیار _ حد سے زیادہ تفویض _ خام کپاس یا اون کی نوعیت _ سٹی آف بنگلور میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1949 (ایکٹ LXIX آف 1949)، دفعات 38 (1)، 97 (e)، 98 (1)، 98 (2)۔

سٹی آف بنگلور میونسپل کارپوریشن نے کپاس اور اون پر آکٹرائے لگانے کا فیصلہ کیا اور اس قرارداد کو سٹی آف بنگلور میونسپل کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 98 (1) کے مطابق سرکاری گزٹ میں مطلع کیا گیا۔ اعتراضات طلب کیے گئے اور اپیل کنندگان نے ٹیکس پر اپنے اعتراضات دائر کیے۔ ٹیکس کے حوالے سے حتمی قرارداد ایکٹ کی دفعہ 98 (2) کے تحت منظور کی گئی جو مقامی اخبارات میں شائع ہوئی لیکن سرکاری گزٹ میں نہیں۔ درخواست گزاروں کو یہ نوٹس بھی بھیجا گیا کہ ان کے اعتراضات پر غور کرنے کے بعد میونسپلٹی نے پہلے سے مطلع کردہ شرح پر سامان پر آکٹرائے لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد درخواست گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں درخواستیں دائر کیں جس میں آکٹرائے کی وصولی کی قانونی

حیثیت کو چیلنج کیا گیا تھا لیکن ہائی کورٹ نے ان درخواستوں کو مسترد کر دیا تھا۔ ہائی کورٹ کے ٹیٹوٹیکٹ کے ساتھ اپیل پر:

کہا جاتا ہے کہ سرکاری گزٹ میں قرارداد کی اشاعت اور دفعہ 98 (1) کے تحت اعتراضات کی دعوت جو دائر کی گئی تھی، ایکٹ کی دفعات کی کافی تعمیل تھی۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ ٹیکس لگانے کا ارادہ ظاہر کرنے کے بجائے اسے عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، یہ زیادہ سے زیادہ تکنیکی طور پر ناقص تھا لیکن اس طرح کے تمام نقائص کو ایکٹ کے دفعہ 38 کے ذریعہ درست کیا گیا تھا۔ یہ ضروری نہیں تھا کہ پہلے سامان کی وضاحت کرنے والی ایک قرارداد منظور کی جائے اور پھر ایک اور قرارداد جو ان اشیاء پر ٹیکس لگانے کے لئے بلدیہ کے ارادے کو ظاہر کرتی ہے۔ اشیاء اور ٹیکس کی شرح کی وضاحت کی گئی تھی اور دفعہ 98 (1) میں طے شدہ طریقہ کار پر عمل کرنے کے بعد قرارداد منظور کی گئی تھی۔ یہ ایکٹ کی دفعات کی کافی تعمیل کے مترادف تھا۔

مقتنہ نے میونسپلٹی کے اختیارات مقرر کیے ہیں کہ وہ مختلف اشیاء پر ٹیکس عائد کرے اور کچھ اشیاء کی گنتی کرے۔ شیڈول 3 کے حصہ 5 میں کلاس VIII کو ایکٹ کی دفعہ 97 (ای) کے ساتھ پڑھا گیا جس میں میونسپلٹی کو دیگر اشیاء اور اشیاء پر ٹیکس لگانے کا اختیار دیا گیا۔ موجودہ معاملے میں ایک قرارداد تھی جس میں ٹیکس لگانے کے مقصد سے متنازعہ اشیاء کو شیڈول میں شامل کرنے کی مانگ کی گئی تھی۔

بیجے کاٹن ملز لمیٹڈ بنام دیور کمین (1960) 2 ایس سی آر 982، ممتاز۔

میونسپلٹی کو کلاس VIII کے تحت سامان کی نشاندہی کا اختیار دینا مشروط تفویض کی نوعیت کا ہے اور اس کا مطلب حد سے زیادہ تفویض نہیں ہے۔

بیکسر بنام آہوے (1909) 8 سی ایل آر 626، اس کے بعد۔

ہمدرد و خانہ بنام یونین آف انڈیا (1960) 2 ایس سی آر 671 کا اطلاق نہیں ہوتا۔

ہائی کورٹ کا یہ کہنا درست تھا کہ کپاس اور اون اس قانون کے مقاصد کے لیے خام مال کے طور پر ختم نہیں ہوتے، صرف اس لیے کہ انہیں جنڈ کیا جاتا ہے اور بیلوں میں دبایا جاتا ہے۔ موجودہ معاملے میں قرارداد میں درخواست گزاروں کے ذریعہ درآمد کردہ اشیاء کو بنگلور کارپوریشن کی حدود میں شامل کیا گیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1957 کی دیوانی اپیلیٹ نمبر 448 اور 449۔

میسور ہائی کورٹ کے 27 ستمبر 1956 کے فیصلے اور حکم کے خلاف 1955 کی عملداری درخواستیں زیر نمبرات 44 اور 45 میں اپیل کی گئی ہے۔

این سی چٹرجی، ڈی این مکھرجی اور بی این گھوش، سی۔ اے۔ نمبر 448 آف 1957 میں اپیل کنندہ کی طرف سے

وی ایل نرسمہا مورتھی، ایس این اینڈ لے، جے بی داداچنئی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرانے 1957 کے سی اے نمبر 449 میں اپیل گزار کی طرف سے درخواست گزار کی۔

مدعا علیہ کی طرف سے میسور کے ایڈوکیٹ جنرل جی آرا پتھراجولونا نیڈو، بی آر جی کے آچار اور کے آر چودھری شامل ہیں۔

3 فروری 1961 عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا۔

جسٹس کپور۔ یہ میسور ہائی کورٹ کے دو فیصلوں اور احکامات کے خلاف دائر کی گئی دو اپیلیٹیں ہیں جو درخواست گزاروں کی طرف سے آرٹیکل 226 کے تحت دائر کی گئی دو درخواستوں میں سے ہیں جو سی آف بنگلور میونسپل کارپوریشن ایکٹ (ایکٹ LXIX آف 1949) کی دفعہ 98 کے تحت اون اور کپاس پر آکٹرائے کے نفاذ کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرتی ہیں۔ جسے تسکین کی خاطر "ایکٹ" کہا جائے گا۔

31 مارچ 1954 کو ایکٹ کی دفعہ 98(1) کے تحت ایک قرارداد منظور کی گئی جس کے ذریعے کپاس کی امدادی اون پرائز آکٹرائے لگانے کا فیصلہ کیا گیا:

مضامین کا نام	ڈیوٹی کی شرح
1- کچی کپاس اور اون	
(اس میں ڈھیلا اور دبے ہوئے	روپے -/1/9 فیصد، اشتہاری قیمت
بنائے گئے، بھارت یا غیر ملکی، دونوں شامل ہیں)	

..... -2

یہ 3 اپریل 1954 کو میسور گزٹ میں مطلع کیا گیا تھا، اور ایکٹ کی دفعہ 98(1) کے مطابق شائع بھی کیا گیا تھا۔ اعتراضات طلب کیے گئے تھے اور یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ دونوں اپیل کنندگان نے اپنے اعتراضات دائر کیے تھے۔ دفعہ 98(2) کے تحت حتمی قرارداد 21 دسمبر 1954 کو منظور کی گئی تھی، اور آکٹرائے کے بارے میں قرارداد یکم جنوری 1955 سے نافذ العمل ہوئی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 98(2) کے تحت منظور کردہ حتمی قرارداد سرکاری گزٹ میں شائع نہیں ہوئی تھی بلکہ مقامی اخبارات میں شائع ہوئی تھی اور 23 دسمبر 1954 کو درخواست گزاروں کو ایک نوٹس بھی بھیجا گیا تھا کہ ان کے اعتراضات پر غور کرنے کے بعد میونسپلٹی نے پہلے سے مطلع کردہ قیمت پر سامان پرائز آکٹرائے لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سی۔ اے 448/57 میں درخواست گزار نے 15 مارچ 1955 کو آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کی جس میں اس بنیاد پر آکٹرائے کے نفاذ کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا:

(1) یہ ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 98(2) کی خلاف ورزی ہے جہاں تک سرکاری گزٹ میں نوٹس شائع نہیں کیا گیا تھا۔

(2) یہ ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 130 کی خلاف ورزی ہے اور

(3) کہ وہاں حد سے زیادہ تفویض موجود تھا۔

سی۔ اے 449/57 میں درخواست گزار نے 17 مارچ 1955 کو اپنی عرضی دائر کی، جس میں مذکورہ بالا بنیادوں پر ٹیکس کے نفاذ کے جواز کو چیلنج کرنے کے علاوہ، اس نے اس بنیاد پر ٹیکس کے نفاذ کے جواز کو بھی چیلنج کیا:

(1) آکٹرائے کی وصولی آئین کے آرٹیکل 276(2) کی خلاف ورزی ہے جس کے تحت سالانہ 250 روپے سے زائد کی تجارت پر ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا۔

(2)۔ کہ یہ آرٹیکل 301 کی خلاف ورزی تھی جو بین ریاستی تجارت اور تجارت کی آزادی کی

ضمانت دیتا ہے، اور

(3) یہ آئین کے آرٹیکل 19(1)(جی) کی خلاف ورزی ہے۔

ہائی کورٹ نے ان تمام اعتراضات کو مسترد کر دیا اور درخواست گزار آئین کے آرٹیکل 133(1) کے تحت ہائی کورٹ کے ٹیوٹیکٹ پر اس عدالت میں آیا ہے۔

ٹیکس کی قانونی حیثیت کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایکٹ کی متعلقہ شقوں کا حوالہ دیا جائے۔ دفعہ 97 ان ٹیکسوں اور فرائض کی نشاندہی کرتی ہے جو کارپوریشن کو ایکٹ کے تحت وصول کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ دفعہ 97(ای) میں کہا گیا ہے:

”97۔ کارپوریشن ٹیکس عائد کر سکتی ہے۔“

(ای) جانوروں یا سامان یا دونوں پر آکٹرائے یا دونوں کو استعمال یا استعمال کے لئے آکٹرائے کی حدود کے اندر لایا جاتا ہے۔

دفعہ 98 جو حکومت کے کنٹرول کے اختیارات اور میونسپل ٹیکسوں کی وصولی کے طریقہ کار سے متعلق ہے:

دفعہ 98(1) اس سے پہلے کہ کارپوریشن پہلی بار ٹیکس یا ڈیوٹی عائد کرنے والی کوئی قرارداد منظور کرے، وہ کمشنر کو ہدایت دے گی کہ وہ سرکاری گزٹ اور مقامی اخبارات میں اپنے ارادے کا نوٹس شائع

کرے اور اعتراضات جمع کرانے کے لئے سرکاری گزٹ میں اس طرح کے نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے کم از کم ایک ماہ کی معقول مدت مقرر کرے۔ کارپوریشن مقررہ مدت کے اندر موصول ہونے والے اعتراضات پر غور کرنے کے بعد ریزولوشن کے ذریعے ٹیکس یا ڈیوٹی عائد کرنے کا تعین کر سکتی ہے۔ اس طرح کی قرارداد میں اس شرح کی وضاحت کی جائے گی جس پر، وہ تاریخ جس سے لیوی کی مدت، اگر کوئی ہو، جس کے لئے یہ ٹیکس یا ڈیوٹی عائد کی جائے گی،

(2) جب کارپوریشن نے پہلی بار یا نئی شرح پر کوئی ٹیکس یا ڈیوٹی لگانے کا فیصلہ کیا ہو تو کمشنر فوری طور پر ذیلی دفعہ (1) میں بیان کردہ طریقہ کار میں ایک نوٹس شائع کرے گا جس میں اس تاریخ، شرح اور لیوی کی مدت، اگر کوئی ہو، جس کے لئے ایسا ٹیکس یا ڈیوٹی عائد کی جائے گی۔

یہ دلیل دی گئی تھی کہ آکٹوائے ڈیوٹی عائد کرنے کی قرارداد منظور کرنے کے بجائے، کارپوریشن کو پہلے ٹیکس عائد کرنے کے لئے اپنی "قرارداد" شائع کرنی چاہئے تھی اور یہ کہ کارپوریشن فوری طور پر "قرارداد" منظور نہیں کر سکتی تھی جس کے ذریعے اس نے ٹیکس عائد کیا تھا۔ اس نے اس قرارداد کو سرکاری گزٹ میں اور دفعہ 98(1) کی دیگر دفعات کے مطابق شائع کیا اور اعتراضات طلب کیے جو دائر کیے گئے تھے۔ خامی صرف یہ تھی کہ یہ کہنے کے بجائے کہ اس کا مقصد ٹیکس عائد کرنا ہے، جو نوٹس شائع کیا گیا تھا، اس میں کہا گیا تھا کہ ٹیکس لگانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ ایک تکنیکی بات ہے اور اس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

اگلا اعتراض یہ اٹھایا گیا تھا کہ کارپوریٹ نے ٹیکس عائد کرنے کی قرارداد منظور کی جس پر تمام اعتراضات پر غور کرنے کے بعد اشاعت صرف مقامی اخبارات میں تھی اور سرکاری گزٹ میں کوئی اشاعت نہیں تھی اور یہ، اسے پیش کیا گیا تھا، اتنا سنگین نقص تھا کہ اس کے نفاذ کو غیر قانونی اور غیر قانونی بنا دیا گیا تھا۔ درخواست گزاروں کے وکیل نے کچھ فیصلوں پر بھروسہ کیا جہاں سرکاری گزٹ میں اشاعت کو ٹیکس کے نفاذ کی قانونی حیثیت کے لئے ایک شرط قرار دیا گیا تھا۔ یہ معاملے کرشنا جوٹ اینڈ کاٹن ملز بنام میونسپل کونسل، وزیرانہ گرام؛ میونسپل کونسل، راجندر بنام ندما رٹی جلد رگا پرساد رائیڈو۔ میونسپل کونسل، ایننگر بنام سانگلی واسود یوراؤ کا بھی حوالہ دیا گیا تھا۔ مانک چند بنام میونسپل کونسل اور ریاست کیرالہ بنام پی جے جوزف۔ اس سوال پر ہم غور نہیں کر رہے ہیں کیونکہ ہم اس معاملے کو کچھ آئینی نکات پر ایک بڑی بیج کو بھیج رہے ہیں اور اس سوال کو سیکویل میں بھی بھیجیں گے۔

اٹھایا گیا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 130 کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔ یہ دفعہ درج ذیل ہے:

دفعہ 130- ”اگر کارپوریشن کسی قرارداد کے ذریعہ یہ طے کرتی ہے کہ شہر کی آکٹرائے کی حدود کے اندر لائے جانے والے جانوروں یا سامان پر آکٹرائے لگائے جائیں گے تو اس طرح کی آکٹرائے حصہ V شیڈول III میں بیان کردہ اشیاء یا سامان پر ایسی شرحوں پر عائد کی جائے گی جو مذکورہ حصے میں مقرر کردہ نرخوں سے زیادہ نہ ہوں جو کارپوریشن کی طرف سے طے کی جائیں۔“

یہ چارجنگ دفعہ نہیں ہے لیکن یہ بلد یہ کے اختیارات پر ایک حد عائد کرتا ہے کہ کس شرح پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔ یہ بھی دلیل دی گئی کہ دفعہ 98 (1) کے تحت قرارداد منظور ہونے سے پہلے ٹیکس کی مانگ کی جانے والی اشیاء کو دفعہ 130 کے تحت واضح کرنا ہوگا اور ایکٹ کے شیڈول 3، حصہ 5 کے تحت۔

اس شیڈول کی شق 18 میں کہا گیا ہے کہ جانوروں اور سامان پر آکٹرائے مندرجہ ذیل شرحوں سے زیادہ نہیں لگائے جائیں گے۔ کلاس 1 سے 7 تک ایسے مضامین کی وضاحت کرتے ہیں جن پر زیادہ سے زیادہ شرح پر آکٹرائے لگائے جاسکتے ہیں۔ کلاس VIII درج ذیل ہیں:

زیادہ شرح	آکٹرائی
روپے 0-0-2 فیصد،	"دیگر مضامین جن کی وضاحت نہیں کی گئی ہے
اشتہاری قیمت	مندرجہ بالا اور جس کی منظوری کارپوریشن
	اس سلسلے میں ایک حکم کے ذریعہ دی جاسکتی ہے

یہ طبقہ میونسپل کونسل کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ دیگر اشیاء پر آکٹرائے ڈیوٹی عائد کرے جو مخصوص نہیں ہیں لیکن جو کارپوریشن کی طرف سے منظور شدہ ہو سکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کارپوریشن دیگر اشیاء کا انتخاب کر سکتی ہے جن پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے اور مدعا علیہ کارپوریشن نے موجودہ معاملے میں خام کپاس اور اون پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا اور اس کی شرح 0-9-1 فیصد مقرر کی۔ یہ دلیل کہ دفعہ 130 کے نفاذ کے نتیجے میں پہلے کچی کپاس اور اون کو سامان کے طور پر بیان کرنے کے لئے ایک قانون منظور کیا گیا تھا جس پر آکٹروئی ڈیوٹی عائد کی جائے گی اور پھر دفعہ 98 (1) اور (2) کے تحت طریقہ کار سے گزرنا ہوگا۔ کارپوریشن

نے یہ کیا کہ اس نے ایک قرارداد منظور کی جس میں ان اشیاء کو اشیاء کے طور پر منتخب کیا گیا جن پر آکٹروئی ڈیوٹی عائد کی جانی تھی اور اسی قرارداد کے ذریعہ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اس میں متعین کردہ اشیاء پر اس کی مقررہ شرح پر ٹیکس عائد کیا جائے۔ دفعہ 130 کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے، بھلے ہی اپیل کنندگان کی دلیل کو سختی سے لیا جائے۔ سامان کی وضاحت کی گئی تھی۔ سامان پر لگائے جانے والے ٹیکس کی شرح بھی متعین کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں قرارداد منظور کی گئی اور اس کے بعد سیکشن (1) 98 میں طے شدہ دوسرے طریقہ کار پر عمل کیا گیا۔ ہماری رائے میں یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے سامان کی وضاحت کرتے ہوئے ایک قرارداد منظور کی جائے اور پھر ایک اور قرارداد منظور کی جائے جس میں بلدیہ کے ان سامانوں پر ٹیکس لگانے کا ارادہ ظاہر کیا جائے۔ جو کچھ بھی کیا گیا ہے وہ ایکٹ کی دفعات کی کافی حد تک تعمیل کرتا ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ شیڈول III کے حصہ V میں کلاس VIII کے الفاظ جہاں استعمال ہونے والے الفاظ "دیگر مضامین ہیں جو اوپر بیان نہیں کیے گئے ہیں" اور جن کو کارپوریشن کی طرف سے اس سلسلے میں حکم کے ذریعہ منظور کیا جاسکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سامان کی وضاحت کی جانی چاہئے اور شیڈول III کے نام کے ذریعہ شامل کیا جانا چاہئے اور یہ کہ لفظ "اس سلسلے میں" کا مطلب شیڈول میں مضامین کی فہرست میں شامل کرنا ہے۔ انحصار کو لفظ "اس سلسلے میں" کی تشریح پر رکھا گیا تھا جیسا کہ اس عدالت نے بیجے کاٹن ملز لمیٹڈ بنام دیورکیمین میں دیا تھا۔ لیکن اس کیس کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ یہ قرارداد درحقیقت متنازعہ اشیاء پر آکٹروئی ڈیوٹی عائد کرنے کے مقصد سے منظور کی گئی تھی۔ بیجے کاٹن ملز لمیٹڈ بنام میں استعمال ہونے والے الفاظ ان کے کارکن ایک اور سیاق و سباق میں تھے اور وہاں بھی صرف اتنا کہا گیا تھا کہ مرکزی حکومت کو مناسب حکومت بنانے کے لئے ایک نوٹیفکیشن جاری کرنا ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے کہ موجودہ آسانی میں ایک قرارداد تھی جس میں ٹیکس عائد کرنے کے مقصد سے ان اشیاء کو شیڈول میں شامل کرنے کی مانگ کی گئی تھی۔

شیڈول III کے حصہ V میں کلاس VIII کے تحت تفویض کی حد سے زیادہ نوعیت پر بھی زور دیا گیا تھا لیکن یہ ایسا سوال نہیں تھا جو ہائی کورٹ میں اٹھایا گیا تھا اور نہ ہی اس معاملے میں کوئی حقیقت ہے۔ اعتراض یہ تھا کہ کلاس VIII کے تحت اشیاء کی نشاندہی کرنے کا میونسپل کارپوریشن کا اختیار غیر معمولی اور بے قابو تھا اور اس کا انحصار ہمدرد دو خانہ بنام یونین آف انڈیا کے فیصلے پر رکھا گیا تھا۔ لیکن اس کیس کا

موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ موجودہ معاملے میں مقننہ نے میونسپلٹی کو مختلف اشیاء پر ٹیکس لگانے کے اختیارات مقرر کیے ہیں۔ اس نے کچھ اشیاء اور جانوروں کی گنتی کی ہے اور کلاس VIII کو ایکٹ کی دفعہ 97 (ای) کے ساتھ پڑھا گیا ہے جس نے میونسپلٹی کو دیگر اشیاء پر ٹیکس لگانے کا اختیار دیا ہے۔ یہ اختیار مشروط تفویض کی نوعیت میں زیادہ ہے جیسا کہ بیکسٹر بنام آہ وے میں منعقد کیا گیا تھا جہاں یہ کہا گیا تھا کہ (آسٹریلین) کسٹمز ایکٹ، 1901 کی دفعہ 52 (جی) کے تحت، اعلان کے ذریعہ کچھ اشیاء کی درآمد پر پابندی لگانے کا اختیار قانون سازی کے اختیارات کا تفویض نہیں بلکہ مشروط قانون سازی ہے کیونکہ درآمد پر پابندی خود پارلیمنٹ کا ایک قانون سازی عمل تھا اور ذیلی دفعہ (جی) کا اثر تھا۔ دفعہ 52 کے تحت کونسل میں گورنر جنرل کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ اس دفعہ میں مذکور اشیاء کے علاوہ کس قسم کی اشیاء پر پابندی عائد کی جائے گی اور کن شرائط کے تحت پابندی کا اطلاق ہوگا۔ موجودہ معاملے میں مقننہ نے جو کچھ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے کچھ دفعات کی نشاندہی کی ہے جن پر آکٹروئی ڈیوٹی لگائی جاسکتی ہے اور اس نے میونسپل کارپوریشن کو یہ فیصلہ کرنے کی صوابدید بھی دی ہے کہ وہ کس دوسرے سامان پر اور کن شرائط کے تحت ٹیکس لگایا جانا چاہئے۔ ہماری رائے میں یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جو ہمدردی و اخانہ بنام یونین آف انڈیا کے معاملے میں اس عدالت کے وضع کردہ اصول کے تحت آتا ہو۔

سی۔ اے 449/57 میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ کچی کپاس پر ڈیوٹی لگانے سے تیار کردہ کاڈن یعنی کپاس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا جسے جنڈنا، کنگھا اور دبایا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ جنڈیا بیلز میں دبانے سے کپاس کچی کپاس نہیں رہ جاتی اور ایکٹ کے مقصد کے لیے اسے خام مانا جانا چاہیے۔ اون پر بھی یہی بات لاگو ہوگی۔ ٹیکس عائد کرنے والے نوٹیفیکیشن میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ کچی کپاس اور اون میں ڈھیلی اور کمپریسڈ دونوں شامل ہیں، یعنی کمپریسڈ کپاس اور اون، چاہے وہ ہندوستانی کپاس ہو یا غیر ملکی کپاس۔ ہماری رائے میں اس نوٹیفیکیشن کو درست معنی نہیں دیا جائے گا اگر اس کا اطلاق صرف کپاس پر ہوتا ہے جو کھیتوں سے جمع کی گئی تھی اور جسے نہ تو جنگ کیا گیا تھا اور نہ ہی دبایا گیا تھا۔ ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس قرارداد میں ان اشیاء کا احاطہ کیا گیا ہے جو دونوں معاملوں میں اپیل کنندگان بنگلور کارپوریشن کی حدود میں درآمد کر رہے تھے۔

مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل ایڈوکیٹ جنرل نے ایکٹ کی دفعہ 38 پر بھی بھروسہ کیا جس میں کہا گیا ہے:

دفعہ 38(1) اس ایکٹ کے تحت کئے گئے کسی بھی کام یا کارروائی پر صرف زمین پر سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

(الف).....

(ب) اس طرح کے عمل یا کارروائی میں کوئی نقص یا بے قاعدگی، جو کیس کی میرٹ کو متاثر نہ کرے۔

یہ دفعہ کسی بھی عمل یا کارروائی میں تمام نقائص اور بے ضابطگیوں کی توثیق کرتا ہے جو کیس کی میرٹ کو متاثر نہیں کرتے ہیں۔ یہ پیش کیا گیا تھا کہ یہ سیکشن ایک اور باب میں ہے، یعنی باب 2 کارپوریشن اور اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے لئے مشترک دفعات سے متعلق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی دوسرے باب میں اس دفعہ کی زبان وسیع ہو اور اس کا اطلاق کسی بھی عمل یا کارروائی میں تمام نقائص یا بے قاعدگیوں پر ہوتا ہے جو مقدمے کی خوبیوں کو متاثر نہیں کرتے۔

ہماری رائے میں مندرجہ ذیل نکات کو دستوری بنچ کے ذریعہ سنا جانا چاہئے:

- (1) کیا موجودہ معاملے میں اس کا نفاذ آئین کے آرٹیکل 276 یا 301 کی خلاف ورزی ہے؟
- (2) کیا سرکاری گزٹ میں ٹیکس کے نفاذ کی حتمی قرارداد کو مطلع کرنے میں ناکامی ٹیکس کے لئے مہلک ہے؟

اگر ان سوالات یا ان میں سے کسی کا جواب مثبت ہے تو اپیل کی اجازت دینی ہوگی۔ لیکن اگر اپیل کنندگان کے خلاف دو سوالات کا جواب دیا جاتا ہے تو اپیلیں ناکام ہو جائیں گی کیونکہ دیگر تمام نکات کا فیصلہ ہم نے اپیل کنندگان کے خلاف کیا ہے۔ جب تک ریفرنس کی سماعت کرنے والا بیج کوئی دوسرا حکم نہیں دیتا تب تک اخراجات واقعے کے بعد ہوں گے۔

حتمی فیصلے کے لئے آئینی بیج کو بھیج دیا گیا۔